© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

از

جناب الم مظفر نگری

جو ہیں رندِ ازل گلشن کو مےخانہ سمجھتے ہیں
کلی کو شیشۂ مے گل کو پیمانہ سمجھتے ہیں

محبت میں یہ رتبہ بھی نہیں ملتا بآسانی
غنیمت ہے ہمیں وہ اپنا دیوانہ سمجھتے ہیں

مجھے حیرت ہے اہلِ بزم کی کوتاہ فہمی پر
مآلِ سوزِ غم کو خاکِ پروانہ سمجھتے ہیں

حقیقت آشنائے گلستاں فصلِ بہاراں ہیں
ہجومِ رنگ و بو کو برق کا شانہ سمجھتے ہیں

بنایا تھا جنھیں فصلِ جنوں پرور نے دیوانہ
وہی اب نوبہارِ گل کو دیوانہ سمجھتے ہیں

اذانِ عشق کی ہے ایک وہ بگڑی ہوئی لے
جسے ہم شورِ ناقوسِ صنم خانہ سمجھتے ہیں

سحر تک رنگ کیا بدلے گی محفل پوچھ لو ہم سے
کہ ہم انجامِ وجد و رقصِ پروانہ سمجھتے ہیں

یہ مےخانہ ہے بے مانگے یہاں ملتی ہے اے واعظ
طلب کو تو یہاں رسمِ غلامانہ سمجھتے ہیں

سرِ محفل وہ کیا سمجھیں گے سازِ شمع کے نغمے
جو سوزِ غم کی چنگاری کو پروانہ سمجھتے ہیں

کسی دن جس کے شعلے خرمنِ ہستی کو پھونکیں گے
اسی بجلی کو ہم شمعِ طرب خانہ سمجھتے ہیں

کہاں سمجھے گی موجِ بوئے گل اس کی حقیقت کو
بگولے قدر جولانگاہِ ویرانہ سمجھتے ہیں

نگاہیں ڈالتے ہیں مرکزِ وحدت سے کثرت پر
حرم میں رہ کے ہم رازِ صنم خانہ سمجھتے ہیں

الم کیا اُن جفا کیشوں سے امیدِ عنایت ہو
بیانِ دردِ دل کو جو کہ افسانہ سمجھتے ہیں

© rasailojaraid.com